فیضانِ صدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان



خوشخبری

علماء اہلسنت کی کتب PDF میں
حاصل کرنے کیلئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن
کریں
https://t.me/tehqiqat
گوگل سے ڈاؤن لوڈ کرنے لئے
https://
archive.org/details/
@zohaibhasanattari



طالب دعا زوہیب حسن عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ — وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللہ — وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس (10) رَحْمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس (10) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر سو (100) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دونوں آنکھوں کے دَرْمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنَّم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔

(معجم اوسط:۵/ ۲۵۲، حدیث:۷۲۳۵، ضیائے درود وسلام، ص:۳۰)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود ان پہ سَدا میں
اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائل بخشش ص۱۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے

بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الکبِیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے

بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات ، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک حاضری چھوٹ گئی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ شَوّالُ الْمُکَرَّم اپنی رَحْمتوں اور بَرَکتوں کی بَرکھا بَرساتا ہوا اِخْتِتام کی جانب گامزن ہے اوراس کے بعد ماہِ ذُوالْقَعْدَۃِ الحرام کی آمد آمد ہے۔ یہ وہ ماہِ مُبارَک ہے، جس کی دوسری شَب میں دُنیائے سُنّیت کے عظیم پیشوا، سُنّیوں کے رَہْبَر و رَہْنُما، آسمانِ رَضَوِیَّت کے نیّرِ تاباں، خلیفہ اَعلٰی حضرت، مُصنّفِ بہارِ شریعت ، صَدرُ الشَّریعہ ،بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مُفْتی اَمْجد علی اَعْظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے اس دارِ فانی سے پردہ فرمایا۔ یعنی 2 ذُوالْقَعْدَۃِ الحرام کو آپ کا عرس مبارک ہے، آیئے! اسی نسبت سے صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مبارک زندگی کے مختلف گوشوں کا حسین ذکر سُنتے ہیں۔ اَوّلاً ایک نہایت ایمان اَفروز حکایت سُنئے، چُنانچہ

حضرت صَدرُ الشریعہ مُفتی امجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اجمیر شریف میں ایک بار شدید بُخار میں مُبْتَلا ہوگئے، یہاں تک کہ غَشی طاری ہوگئی ۔ دوپہر سے پہلے غَشی طاری ہوئی اور عَصْر تک رہی۔ حافِظِ مِلّت مولانا عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خدمت کے لیے حاضِر تھے، صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب ہوش آیا تو سب سے پہلے یہ دَرْیافْت فرمایا: کیا وَقْت ہے ؟ ظُہر کا وَقْت ہے یا نہیں ؟ حافِظِ مِلّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی کہ اتنے بج گئے ہیں، اب ظُہر کا وَقْت نہیں۔ یہ سُن کر اتنی اَذِیَّت پہنچی کہ آنکھ سے آنسو جاری ہوگئے۔ حافِظ مِلّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دَرْیافْت کیا: کیا حُضُور

کو کہیں دَرْد ہے ، کہیں تکلیف ہے ؟ فرمایا: (بہُت بڑی) تکلیف ہے کہ۔۔۔۔۔۔ ظُہر کی نَماز قَضاء ہوگئی۔" حافِظِ مِلّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: حُضُور بیہوش تھے۔ بیہوشی کے عالَم میں نَماز قضا ہونے پر کوئی مُؤاخَذہ (یعنی قیامت میں پُوچھ گچھ) نہیں۔ فرمایا: آپ مُؤاخذہ (یعنی پُوچھ گچھ) کی بات کر رہے ہیں، وَقْتِ مُقرَّرہ پر دربارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی ایک حاضِری سے تو محروم رہا۔ (تذکرۂ صدر الشریعہ، ص:۳۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نمازِ باجماعت کا جذبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز کے کس قَدَر پابند اور نماز سے کیسی کمال مَحَبَّت فرمانے والے تھے کہ شریعت کی طرف سے رُخصت کے باوُجُود بھی بیہوشی کی حالت میں نَماز چھوٹنے پر اس قَدر رنج و مَلال ہوا کہ مُبارَک آنکھوں سے آنسو نِکل آئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صَدْقے ہمیں بھی نمازوں سے مَحَبَّت اور عِبادت کی لَذّت سے بہرہ مَند فرمائے۔ حضرتِ صدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس پر (بھی) بہُت سختی سے پابند تھے کہ مسجد میں حاضِر ہو کر باجماعت نماز پڑھیں۔ بلکہ اگر کسی وَجہ سے مُؤَذِّن صاحِب وَقْتِ مُقرَّرہ پر نہ پہنچتے تو خُود اَذان دیتے۔ قَدیم دولت خانے سے مسجد بِالکل قریب تھی وہاں تو کوئی دِقَّت نہیں تھی لیکن جب نئے دولت خانے قادِری منزل میں رِہائش پذیر ہوئے تو آس پاس میں دو مسجدیں تھیں۔ ایک بازار کی مسجد دوسری بڑے بھائی کے مکان کے پاس جو "نوّا کی مسجد" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ دونوں مسجدیں فاصلے پر تھیں۔ اس وَقْت بینائی بھی کمزور ہو چکی تھی، بازار والی مسجد نِسبتاً قریب تھی مگر راستے میں بے تُکی نالیاں تھیں۔ اس لئے "نوّا کی مسجد" نماز پڑھنے آتے تھے۔ ایک دَفعہ ایسا ہوا کہ صُبح کی نَماز کے لئے جا رہے تھے، راستے میں ایک کُنواں تھا، ابھی کچھ اَندھیرا تھا اور راستہ بھی ناہَموار تھا، بے خَیالی میں کُنویں پر چڑھ گئے، قریب تھا کہ کُنویں کے غار میں قَدم رکھ دیتے۔ اتنے

میں ایک عورت آگئی اور زور سے چلاّئی ! "اَرے مولوی صاحِب کُنواں ہے رُک جاؤ! ورنہ گِر پڑیو (یعنی کہیں گِر نہ جایئے گا)!" یہ سُن کر حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قَدَم روک لیا اور پھر کُنویں سے اُتر کر مسجِد گئے۔ اس کے باوُجُود مسجد کی حاضِری نہیں چھوڑی۔ (تذکرۂ صدر الشریعہ، ص:۳۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نمازِ باجماعت اَدا کرنے کا کیسا جذبہ حاصل تھا کہ ضَعِیْفُ الْعُمْرِی میں جبکہ بینائی بھی کافی کمزور ہوچکی تھی، اس قَدَر مَشَقَّت کے باوُجُود نمازِ باجماعت اَدا فرمانے مسجد میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ مگر افسوس! کئی مُسلمان مَحض سُستی اور غَفلَت، معمولی پریشانی اور بیماری کی حالت میں نمازِ باجماعت تَرک کر دیتے ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ پنج وقتہ نماز جماعت کے ساتھ اَدا کرنے کی پابندی کریں کہ مسجد میں نماز کیلئے جانے والے کے گُناہ مُعاف ہوتے ہیں، اگر جماعت سے نماز پڑھے تو اس کی مَغْفِرت ہو جاتی ہے اور اگر جماعت نکل گئی پھر بھی اس فضیلت کا حقدار ہو گا۔ جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا سَعِیْد بن مُسَیَّب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب ایک اَنْصاری صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی موت کا وَقْت قریب آیا تو فرمانے لگے کہ: میں تمہیں فقط حُصُولِ ثواب کی نِیَّت سے ایک حدیث سُناتا ہوں، میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ "تم میں سے جو کامل وُضو کرے اور مسجد کی طرف چلے، تو دایاں قَدَم اُٹھانے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور بایاں قَدَم رکھنے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ایک گُناہ مِٹا دیتا ہے، اب تُمہاری مَرضی کہ تم مسجد سے قریب رہو یا دُور۔ پھر جب وہ مسجد میں آتا ہے اور باجماعت نَماز اَدا کرتا ہے تو اس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں، پھر اگر وہ مسجد میں حاضِر ہو اور اس کی بعض رَکعتیں نکل چکی ہوں اور بعض باقی رہ گئی ہوں، اُسے چاہیے کہ جو رَکْعتیں وہ پاسکے، اِمام کے ساتھ پڑھ لے اور باقی رَکْعتیں مکمل کرلے تو بھی اس

کی مغفِرت کر دی جاتی ہے اور اگر وہ مسجد میں (جماعت سے نماز پڑھنے کی نِیَّت سے) حاضِر ہوا، لیکن جماعت ہو چکی ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی نَماز اَدا کر لے کہ اس کے لئے بھی یہی بشارت ہے۔" (ابو داود، کتاب الصلوۃ ،باب ماجاء فی الھدی فی المشی الی الصلوۃ، رقم ۵۶۳، ج۱، ص ۲۳۳) یاد رہے! جان بُوجھ کر نمازِ باجماعت کا وَقْت نکال دینے والے کو یہ فضیلت تو کُجا بلکہ ترکِ جماعت کا گُناہ ملے گا۔

ابتدائی حالات:

حضرتِ صدرُالشَّریعہ، بَدرُ الطّریقہ مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظَمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۱۳۰۰ھ مُطابق 1882ء میں مَشرقی یُوپی (ہند) کے قَصبے مدینۃُ العُلَماء گھوسی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدِ ماجد حکیم جمالُ الدِّین عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن اور دادا حُضُور خُدا بخش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فَنِ طِب کے ماہر تھے۔ اِبتدائی تعلیم اپنے دادا حضرت مولانا خُدا بخش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے گھر پر حاصل کی، پھر اپنے قَصبہ ہی میں مدرسہ ناصِرُ الْعُلُوم میں جا کر گوپال گنج کے مولوی الٰہی بخش صاحب رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کچھ تعلیم حاصل کی۔ پھر جونپور پہنچے اور اپنے چچا زاد بھائی اور اُستاذ مولانا محمد صدیق رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کچھ اَسْباق پڑھے، پھر جامعِ مَعْقولات و مَنْقولات حضرت علّامہ ہِدایتُ اللہ خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے علمِ دین کے چھلکتے ہوئے جام نوش کئے اور یہیں سے دَرسِ نِظامی کی تکمیل کی۔ پھر دورۂ حدیث کی تکمیل پِیلی بھیت میں اُستاذُ الْمُحدِّثین حضرت مولانا وَصی احمد مُحدِّث سُورَتی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کی۔ حضرت مُحدِّثِ سُورَتی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے ہونہار شاگرد کی عَبقَری (یعنی اَعلیٰ) صَلاحیتوں کا اِعْتِراف اِن اَلفاظ میں کیا: "مجھ سے اگر کسی نے پڑھا تو اَمجد علی نے۔" (تذکرہ صدر الشریعہ، ص۵)

حُلیہ مُبارک:

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نِہایت ہی خُوبصورت گندم گوں (یعنی گندمی رنگ)، مَضْبُوط اور قوِی جسم

کے مالک تھے۔ چہرۂ مُبارَک وَجِیْہ (یعنی پُر وقار) اور بارونق، رَنگت گندمی، کُشادہ پیشانی کے ساتھ بڑی بڑی چمکدار آنکھیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بَھنویں گھنی اور داڑھی مُبارَک بھی کافی گھنی تھی۔ جسم مُبارَک بھرا ہوا، لَحِیْم، شَحِیْم اور سُڈَول (Smart) تھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قَد مُبارک مِیانہ اور مُعْتَدِل تھا۔ (سوانحِ صدر الشریعہ، ص۱۰، ملخصاً)

مضبوط قُوّتِ حافظہ:

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حافظہ بَہُت مَضبوط تھا۔ (دورانِ طالب علمی) حافِظہ کی قُوّت، شوق و محنت اور ذِہانت کی وَجہ سے تمام طلبہ سے بہتر سمجھے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ کتاب دیکھنے یا سُننے سے برسوں تک ایسی یاد رہتی، جیسے ابھی ابھی دیکھی یا سُنی ہے۔ 3 مرتبہ کسی عِبارَت کو پڑھ لیتے تو یاد ہو جاتی۔

(تذکرۂ صدر الشریعہ، ص۷)

تدریس کا آغاز:

صُوبۂ بِہار (ہند پٹنہ) میں مدرسۂ اَہلسنّت ایک مُمتاز درس گاہ تھی۔ وہاں کے مُتَوَلّیٔ مَدرَسہ قاضی عبدُالوحید مرحوم کی دَرخواست پر حضرت مُحدِّث سُورَتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مدرسۂ اَہلسنّت (پٹنہ) کے صَدر مُدَرِّس کے لئے صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتخاب فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُستاذِ محترم کی دُعاؤں کے سائے میں "پٹنہ" پہنچے اور پہلے ہی سبق میں عُلُوم کے ایسے دَریا بہائے کہ عُلَماء وطَلَبہ اَش اَش کر اُٹھے۔ (خلیفۂ اَعلیٰ حضرت، حضرت مولانا) قاضی عبدُالوحید (عظیم آبادی) رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جو خُود بھی مُتَبَحِّر (مُ۔تَ۔بَحْ۔حِرْ) عالِم (یعنی بہت بڑے عالم) تھے، (اُنہوں) نے صَدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی وَجاہت اور انتِظامی صَلاحیَّت سے مُتَاَثِّر ہو کر مدرَسہ کے تعلیمی اُمُور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سِپُرد کر دیئے۔

(تذکرۂ صدر الشریعہ، ص۷، ملتقطاً)

اعلٰی حضرت کی زیارت:

کچھ عرصہ بعد قاضی عبدُالوحید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بانیِ مدرسہ اہلسنّت (پٹنہ) شدید بیمار ہوگئے۔ قاضی صاحب ایک نہایت دیندار و دین پرور رئیس تھے، آپ نے ساری زِندگی خِدمتِ دین ہی کو اپنا شِعار بنایا۔ ان کی پرہیز گاری اور مَدَنی سوچ ہی کی کَشِش تھی کہ میرے آقا اَعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسُنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اور حضرت قبلہ مُحدِّث سُورَتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے مصروف بُزرگانِ دین قاضی صاحِب کی عیادت کے لئے کَشاں کَشاں روہیل کھنڈ سے پٹنہ تشریف لائے۔ اسی موقع پر حضرت صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفْتی محمد اَمجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پہلی بار میرے آقا اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زِیارت کی۔ اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیت میں ایسی کَشِش تھی کہ بے اِخْتیار صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا دل آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف مائل ہوگیا اور اپنے اُستاذِ محترم حضرت سیِّدُنا مُحدِّث سُورَتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مشورے سے سلسلۂ عالیہ قادِریہ میں اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بَیعَت ہوگئے۔ میرے آقا اَعلیٰ حضرت اور مُحدِّث سُورَتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کی مَوجُودَگی میں ہی قاضی صاحب نے وَفات پائی۔ اَعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور مُحدِّث سُورَتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قبْر میں اُتارا۔

(تذکرۂ صدر الشریعہ، ص۹، ملتقطاً)

علمِ طب میں مہارت:

قاضی صاحب مَرحُوم کے اِنتقال کے بعد مدرسہ ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچا، جن کو علمِ دِین سے بالکل بھی تَعلُّق نہ تھا۔ قرائن سے ایسا معلوم ہوا کہ خِدمتِ دین جو مَقْصُودِ اَصْلی ہے، اب یہاں ممکن نہیں، لہٰذا یکم رَمضانُ الْمُبارَک 1326ھ کو وطن واپس آگئے اور مدرسہ میں اِسْتِعْفا بھیج دیا۔ چونکہ آپ کا خاندانی پیشہ طِبابت (حکمت) تھا، لہٰذا والد صاحب کے مشورے سے اس فن کی تحصیل

کے لیے حکیم عبدُ الوَلی صاحب کے پاس لکھنؤ چلے گئے۔ دو سال میں تحصیل و تکمیل کے بعد وطن واپس ہوئے اور مطب (یعنی کلینک) شُروع کر دیا۔ خاندانی پیشہ اور خُداداد قابلیّت کی بِناء پر مطب نہایت کامیابی کے ساتھ چل پڑا۔ (سوانح صدرالشریعہ، ص۳۶) (سِلسلۂ معاش سے مُطمئن ہو کر) 1329ھ میں آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے اُستاذ حضرت مُحدِّثِ سُورتی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور مُرشدِ بَرحق اَعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زیارت کے لیے عازِمِ سفر (یعنی سفر کا عزم کیا) ہوئے۔ حضرت مُحدِّثِ سُورتی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں جب پہنچے اور انہیں یہ معلوم ہوا کہ ان کا لائق فائق اور محنتی شاگردِ رشید تدریس چھوڑ کر مطب (یعنی کلینک) میں مشغول ہو گیا ہے تو بے حد غمگین اور اَفسُردہ ہوئے۔ (ملخص از سیرتِ صدرالشریعہ، ص۳۷) (مُحدِّثِ سُورتی سے ملنے کے بعد) چُونکہ صَدرُ الشَّریعہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اِرادہ بریلی شریف حاضِر ہونے کا بھی تھا چُنانچہ، بریلی شریف جاتے وَقْت مُحدِّث سُورتی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک خط اِس مضمون کا اَعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدمت میں تحریر فرما دیا تھا کہ ”جس طرح ممکن ہو آپ اِن (یعنی حضرت صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفتی محمد اَمجد علی اَعظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو خِدمتِ دین و علمِ دین کی طرف مُتوجِّہ کیجئے۔“ (تذکرۂ صدرالشریعہ، ص۱۲) صَدرُ الشَّریعہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود فرماتے ہیں: میں جب اَعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوا تو دَرْیافْت فرمایا: مولانا کیا کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی: مطب کرتا ہوں۔ اَعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”مطب بھی اچھا کام ہے، **اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَدْیَانِ وَعِلْمُ الْاَبْدَان** (یعنی علم دو ہیں: علمِ دین اور علمِ طِب)، مگر مطب کرنے میں یہ خَرابی ہے کہ صُبح صُبح قارُورہ (یعنی پیشاب) دیکھنا پڑتا ہے۔“ اِس ارشاد کے بعد مجھے قارُورہ (پیشاب) دیکھنے سے اِنْتہائی نفرت ہو گئی اور یہ اَعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کشف تھا کیونکہ میں اَمراض کی تشخیص میں قارُورہ (یعنی پیشاب) ہی سے مدد لیتا تھا اور یہ (اعلیٰ حضرت کا) تَصَرُّف تھا کہ قارُورہ بینی یعنی مریضوں کا پیشاب دیکھنے سے نفرت ہو گئی۔ (تذکرۂ صدرالشریعہ، ص۱۳، ملتقطاً) (اس مُلاقات میں) اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت

لُطف وکرم سے پیش آئے اور اُنہوں نے صَدرُ الشَّریعہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو اپنے پاس ہی قِیام کا حکم فرمایا اور اور دِل بستگی (یعنی دل لگانے) کے لئے کچھ تحریری کام وغیرہ سپُرد فرما دیا، صَدرُ الشریعہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا تقریباً دوماہ بریلی شریف میں قیام رہا۔ رمضان کی آمد کے پیشِ نظر صدرُ الشَّریعہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے گھر جانے کی اجازت طلب کی تو میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے ارشاد فرمایا: ”جایئے! لیکن جب کبھی میں بُلاؤں تو فوراً چلے آیئے۔“ (ملخص از تذکرہ صدر الشریعہ، ص۱۲) گھر جانے کے چندماہ بعد بریلی شریف سے خط پہنچا کہ آپ فوراً چلے آیئے۔ چُنانچِہ صَدرُ الشریعہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ دوبارہ بریلی شریف حاضِر ہوگئے اور اَعْلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے بریلی شریف میں آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے مُستقل قِیام کا انتِظام فرمادیا۔ اس طرح صدرُ الشریعہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے 18 سال میرے آقائے نعمت اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی صحبت بابرکت میں گزارے۔ (تذکرہ صدر الشریعہ، ص۱۴، ملتقطاً) بریلی شریف میں دو مستقل کام تھے ایک مدرَسہ (منظرُ الاسلام) میں تدریس، دوسرے پریس کا کام، یعنی کاپیوں اور پرُوفوں کی تصحیح، کتابوں کی روانگی، خُطُوط کے جواب، آمد وخرچ کے حساب، یہ سارے کام تنہا انجام دیا کرتے تھے۔ ان کاموں کے عِلاوہ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے بعض مُسوَّدات کا مَبیضہ کرنا (یعنی نئے سرے سے صاف لکھنا)، فتوؤں کی نقل اور ان کی خدمت میں رہ کر فتوٰی لکھنا یہ کام بھی مستقل طور پر انجام دیتے تھے۔ پھر شہر وبیرونِ شہر کے اکثر تبلیغِ دین کے جلسوں میں بھی شرکت فرماتے تھے۔ (تذکرہ صدر الشریعہ، ص۱۴، ملتقطاً)

حضرتِ صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی اس محنتِ شاقّہ وعَزم واِستِقلال سے اُس دَور کے اَکابِر عُلماء حیران تھے۔ اَعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے بھائی حضرت ننھے میاں مولانا محمد رضاخان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے تھے کہ مولانا اَمجد علی کام کی مشین ہیں اور وہ بھی ایسی مشین جو کبھی فیل نہ ہو۔ (تذکرہ صدر الشریعہ، ص۱۷)

مُصنِّف بھی، مُقرِّر بھی، فَقیہِ عصرِ حاضِر بھی

وہ اپنے آپ میں تھا اِک اِدارہ عِلْم و حکمت کا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جب صَدرُ الشَّریعہ کو 18 سال تک اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنَّت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صُحبتِ بابرکت میں رہنے کی سَعادت نصیب ہوئی تو آسمانِ علم وحکمت پر ایسے روشن سِتارے بن کر چمکے کہ بڑے بڑے عُلماء آپ کی عِلمیَّت کے قائل ہوگئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بَرگُزیدہ بندوں کی صُحبت یقیناً باعثِ بَرَکت ہوتی ہے، اِن نُفُوسِ قُدسیہ کی مَعیَّت (یعنی ہمراہی) میں رہ کر فکرِ آخرت، نیکیوں کی طرف رَغْبت، گُناہوں سے نَفرت اور عِلْم وحکمت کے بے شُمار مدنی پُھول حاصل ہوتے ہیں، یہ دن رات اُخْروی کامیابی کے لئے اپنی اور دوسروں کی اِصلاح کی کوشش میں مَصروف رہتے ہیں، ان کے دل خوفِ خُدا سے مَعْمُور ہوجاتے اور آنکھیں آنسو بَہاتی ہیں۔ یقیناً جو شخص ان نیک لوگوں کی صُحبت میں رہے گا تو یہی کیفیات اس کے دل میں بھی سَرایت کرجائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس پُرفتن دور میں بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا پاکیزہ مدنی ماحول، اِس مدنی صحبت کو پانے کے کئی مواقع فراہم کرتا ہے، آپ سے مدنی اِلْتجا ہے کہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی برکتیں پانے، سُنَّتیں اَپنانے، نمازِ باجماعت کا ذِہْن بنانے، جُھوٹ غیبت، چُغلی وغیرہ گُناہوں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے اور نیکیوں میں دل لگانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے اعلیٰ اَخلاقی اَوْصاف غیر محسوس طور پر کردار کا حِصّہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں پابندیٔ وقت کے ساتھ، اوّل تا آخر

شرکت کی سعادت حاصل کرے اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کرے۔ اِن مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور و فکر کا مَوقع ملے گا اور دل آخرت اچھی کرنے کے لئے بے چین ہو جائے گا، جس کے نتیجے میں گُناہ کرنے پر نَدامت محسوس ہو گی اور توبہ کی توفیق ملے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِلمی شان و شوکت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یُوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ صدرُ الشَّریعہ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو بہت سے عُلُوم و فُنُون میں مَہارت عطا فرمائی تھی، لیکن انہیں تفسیر، حدیث اور فقہ میں خُصُوصی لگاؤ تھا۔ فقہی جُزئیات ہمیشہ نوکِ زبان رہتے تھے۔ اسی بِنا پر اس وَقْت کے مُجدِّدِ اعظم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن نے آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو "صدرُ الشَّریعہ" کا لَقَبِ عظیم عطا فرمایا تھا (صدر الشریعہ ص نمبر ۱۹۲) صَدْرُ الْقَوم عربی زبان میں قوم کے سب سے اَفْضل اور سب سے محترم شخص کو کہا جاتا ہے، اس لئے صَدرُ الشَّریعہ کا مَطلَب یہ بنے گا کہ شریعت جاننے والوں (یعنی عُلما) میں سب سے بُزرگ وبَرتر شخص۔ (حاشیہ عمدۃ الرعایہ بر شرح وقایہ، ص۵۰) اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے آپ کو دیئے گئے لَقَب سے ظاہر ہوتا ہے کہ واقفِ اَسرارِ شریعت، امامِ اَہلسُنَّت رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو بھی صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفْتی محمد اَمْجد علی اَعْظمی علیہ رحمۃُ اللہِ الغنی کی جلالتِ علمی (یعنی علمی شان و شوکت) کا اِعْتِراف تھا، جبھی آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے صاحبِ بہارِ شریعت مُفْتی امجد علی اَعْظمی علیہ رحمۃُ اللہِ الغنی کو ایسے عظیمُ الشَّان لَقَب سے مُشرَّف فرما کر ان کی جلالَتِ علمی کا اِظْہار کیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عاداتِ مُبارکہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلاشُبہ صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پُوری زِندگی ہمارے لئے مَشْعَلِ راہ ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگردوں میں سے جس نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت کو اَپنایا، اس نے کامیابی حاصل کی۔ بانیِ اَلْجَامِعۃُ الاَشْرفیہ مُبارک پُور ہند حافظِ ملّت حضرت مولانا شاہ عبدُ العزیز مُحدِّث مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے: گرم کھانا کھانے سے مسوڑے کمزور ہوتے ہیں، مگر میں گرم چائے اس لیے پیتا ہوں کہ میرے اُستاذ حضرت صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ گرم چائے پیتے تھے۔ (سوانحِ صدر الشریعہ، ص۱۰۷) مزید فرماتے ہیں: کامیاب اَشْخاص کی تَقْلِید کرنے سے آدمی کامیاب ہوتا ہے۔ میں نے حضرتِ صَدرُ الشَّریعہ کی پیروی کی تو کامیاب ہوا۔ (سوانحِ صدر الشریعہ، ص۱۰۷) اس لیے ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے ہر ہر فعل میں اپنے اَسْلاف کی پیروی کو ترجیح دیں تاکہ ہمارے اَندر بھی اچھی صِفات پیدا ہوں اور بُری عادتیں ختم ہو جائیں۔ آیئے! صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چند عادات کے مُتَعَلِّق سُنتے ہیں۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مِزاج میں حد دَرَجہ لَطافت تھی، صاف سُتھرا عُمدہ لباس زَیبِ تَن فرماتے، سر پر کَھدر کی گول ٹوپی اور اسی کا عمامہ باندھتے۔ عام طور پر مُتوَسِّط کھانا تناوُل فرماتے، لیکن کبھی کبھار نہایت اَعْلٰی کھانے گھر میں پکوا کر خُود بھی کھاتے اور سب بچوں کو کھلاتے۔ پانی ہمیشہ بہت ٹھنڈا پیتے، حتّٰی کہ جاڑوں میں رات کو گھڑوں میں پانی بھروا دیتے اور وہی دن بھر پیتے۔ بُھنا ہوا گوشت، روٹی اور تلے ہوئے کریلے آپ کی پسندیدہ خُوراک تھی۔ عُمدہ اور گرم چائے پیتے۔ میٹھی چیزوں میں ہلکا میٹھا پسند کرتے، عصر کے بعد عُموماً ٹہلتے۔ آواز بہت بارُعب، گرجدار اور بُلند تھی۔ فطری طور پر بہت رحم دل، شفیق، مہربان، بردبار اور سنجیدہ تھے۔ رشتہ داروں کا بہت خیال کرتے۔ اگر خاندان میں شکر رَنْجی (ناراضی) ہوتی تو ملا دیتے۔ (سیرتِ صدر الشریعہ، ص۱۰۶ ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ صَدرُ الشَّریعہ مُفْتی امجد علی اَعْظَمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیسی دِلکش عادات واَوصاف کے حامل تھے، چُونکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمی وَجاہت، فِقْہی مَہارت

اور تحقیقی بصیرت کے سبب خاندان بھر میں مُمتاز و باوقار مَقام رکھتے تھے، اس لیے اپنی اسی حَیثیَّت کو اِستعمال کرتے ہوئے خاندان بھر کی شکر رَنجیاں (معمولی سی رنجش) مِٹاتے اور رُوٹھوں کو مِلا دیا کرتے تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ جب کبھی خاندان کے اَفراد میں اَن بَن ہو جائے یا باہر کوئی دَنگا فَساد ہو جائے، پڑوسیوں میں کہیں لڑائی جھگڑے کی آگ سُلگ جائے تو اس بَھڑَکتی آگ میں مزید پُھونکیں مارنے کی بجائے ممکنہ صورت میں اس کو بُجھانے کی کوشش کریں۔ اس سے جہاں فِتنہ کا قَلع قَمع ہو گا وہیں اپنے مُسلمان بھائیوں میں صُلح کروانے کا ثواب بھی ہمارے حِصّہ میں آئے گا۔ آیئے! اس حوالے سے 2 حدیثِ مُبارَکہ سُنتے ہیں۔

1. سب سے اَفضل صَدَقہ رُوٹھے ہوئے لوگوں میں صُلح کرا دینا ہے۔ (الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، رقم ۶، ج۳، ص ۳۲۱)

2. جو شخص لوگوں کے دَرمیان صُلح کرائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا مُعاملہ دُرُست فرما دے گا اور اسے ہر کلمہ بولنے پر ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور وہ جب لوٹے گا تو اپنے پچھلے گُناہوں سے مَغفِرت یافتہ ہو کر لوٹے گا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، رقم ۹، ج۳، ص ۳۲۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَدرُ الشَّریعہ کے کارہائے نمایاں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شریعت کے امام، طریقت کے چاند حضرت علامہ مولانا مُفتی اَمجد علی اَعظمی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنی ساری زِندگی شریعت و طریقت کی خِدمت میں گُزاری۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنی اس حیاتِ طیبہ میں ایسے کارہائے نُمایاں اَنجام دیئے کہ جن پر آج بھی عَقلِ عالَم، حیران ہے۔ آیئے آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے چند علمی کارناموں کے بارے میں سُنتے ہیں۔

بہارِ شریعت، فقہِ حنفی کا انسائیکلوپیڈیا:

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفتی محمد اَمجد علی اَعظمی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللہِ الۡغَنِی کے علمی کارناموں میں سرِ

فہرست "بہارِ شریعت" کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب اُردو زبان میں عقائد سے لے کر مُعاملات تک کے تمام ضَروری مَسائل کا اِحاطہ کیے ہوئے خاص صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قلمِ فَیضِ رقم سے سترہ (17) حِصّوں پر مُحیط ہے۔ منقول ہے فقہِ حنفی کی مشہور کتاب فتاویٰ عالمگیری سینکڑوں عُلَمائے دین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِیْن نے حضرت سیِّدُنا شیخ نظامُ الدّین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نگرانی میں عَرَبی زَبان میں مُرَتَّب فرمائی مگر قُربان جائیے کہ صَدرُ الشَّریعہ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْوَرٰی نے وُہی کام اُردو زبان میں تَنِ تنہا کر دِکھایا اور علمی ذَخائر سے نہ صرف مُفْتٰی بِہٖ اَقْوال چُن چُن کر بہارِ شریعت میں شامل کئے بلکہ سینکڑوں آیات اور ہزاروں احادیث بھی موضوع کی مُناسَبت سے دَرج کیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خُود تحدیثِ نعمت کے طور پر اِرْشاد فرماتے ہیں: "اگر اَورنگزیب عالمگیر اس کتاب (یعنی بہارِ شریعت) کو دیکھتے تو مجھے سونے سے تولتے۔" (تذکرہ صدرالشریعہ، ص۴۵) اور یقیناً یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پاک وہند کے مُسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ اُنہوں نے ضخیم (بہت بڑی) عربی کُتُب میں پھیلے ہوئے فِقْہی مَسائل کو سِلکِ تحریر میں پِرو کر ایک مَقام پر جمع کر دیا۔ ان میں بے شُمار مَسائل ایسے بھی ہیں جن کا سیکھنا ہر اسلامی بھائی اور اِسلامی بہن پر فرضِ عَین ہے۔ اس کی تصنیف کے اَسْباب کا ذِکْر کرتے ہوئے صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: "اُردو زبان میں اب تک کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی، جو صحیح مَسائل پر مُشتمل ہو اور ضَروریات کے لئے کافی ووافی ہو۔" (تذکرہ صدرالشریعہ، ص۴۵، ملتقطاً) اسی غرض سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ عظیمُ الشّان کتاب تحریر فرمائی۔ چُنانچہ خُود اِرْشاد فرماتے ہیں: "اس کتاب میں حتَّی الوَسْع یہ کوشش ہو گی کہ عِبارَت بہُت آسان ہو کہ سمجھنے میں دِقّت نہ ہو اور کم علم اور عورتیں اور بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں"۔ (تذکرہ صدرالشریعہ، ص۴۶) اِس تصنیف کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اَعْلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہارِ شریعت کے دوسرے، تیسرے اور چوتھے حصّے کا مُطالَعَہ فرما کر ان پر تقریظ بھی رقم فرمائی (لکھی) ہے۔ اس کتاب میں جابجا فرض عُلُوم کے ساتھ ساتھ، قُرآنی آیات کے اَنوار، احادیثِ

طَیِّبَہ کے گُلزار اور ہر حصّے میں پھیلے ہوئے بے شُمار خُوشبودار شَرعی مَسائل اپنی مہک لُٹارہے ہیں۔ یقیناً اس کتاب کو پڑھنے سے نہ صِرف دل و دِماغ روشن ہوتے ہیں بلکہ کئی مُعامَلات میں شَرعی رَہنُمائی بھی نصیب ہوتی ہے۔ بہارِ شریعت کے اس عظیم عِلمی ذَخیرے کو مُفید سے مُفید تَر بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیۃ کے مَدَنی عُلماء نے تَخریج و تسہیل اور کہیں کہیں حَواشی لکھنے کی بھی سَعی فرمائی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکمل کتاب مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہو کر منظرِ عام پر بھی آ چکی ہے۔ سادہ ایڈیشن تین(3) جلدوں میں اور رنگین جہیز ایڈیشن چھ(6) جلدوں میں مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اس کتاب کو رِیڈ (یعنی پڑھا) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ترجمہ کنزالایمان کے محرّک:

صَدرُ الشریعہ، بَدرُ الطَّریقہ مُفتی اَمجد علی اَعْظَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نے بریلی شریف میں قیام کے دوران صحیح اور اَغلاط سے مُنَزَّہ (مُ۔ نَز۔ زَہ) اَحادیثِ نَبوِیّہ واَقْوالِ اَئِمّہ کے مُطابِق ایک ترجَمہ کی ضَرورت محسوس کرتے ہوئے ترجمۂ قرآنِ پاک کیلئے اَعْلٰی حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی بارگاہِ عظمت میں دَرْخواست پیش کی تو اِرْشاد فرمایا: "یہ تو بہت ضَروری ہے مگر چھپنے کی کیا صُورت ہو گی؟ اس کی طَباعَت کا کون اِہتِمام کرے گا؟ باوُضو کاپیوں کو لکھنا، باوُضو کاپیوں اور حُرُوفوں کی تصحیح کرنا اور تصحیح بھی ایسی ہو کہ اِعراب نُقطے یا علامتوں کی بھی غلطی نہ رہ جائے، پھر یہ سب چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے بڑی مُشکِل تو یہ ہے کہ پریس میں ہمہ وَقْت باوُضُو رہے، بِغیر وُضُو نہ پتھّر کو چھوئے اور نہ کاٹے، پتھّر کاٹنے میں بھی اِحْتیاط کی جائے اور چھپنے میں جو جوڑیاں نکلتی ہیں ان کو بھی بہُت احتیاط سے رکھا جائے۔

آپ نے عرض کی: ”اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو باتیں ضروری ہیں، ان کو پُوری کرنے کی کوشش کی جائے گی، بِالفرض مان لیا جائے کہ ہم سے ایسا نہ ہو سکا تو جب ایک چیز مَوْجُود ہے تو ہو سکتا ہے آئندہ کوئی شخص اس کے طبع کرنے کا انتِظام کرے اور مخلوقِ خُدا کو فائدہ پہنچانے میں کوشش کرے اور اگر اس وَقْت یہ کام نہ ہو سکا تو آئندہ اس کے نہ ہونے کا ہم کو بڑا افسوس ہو گا۔“ آپ کے اس معروض کے بعد ترجَمہ کا کام شُروع کر دیا گیا، بِحَمْدِ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَساعیِ جمیلہ (یعنی نیک کوششوں) سے خاطِر خواہ کامیابی ہوئی اور آج مسلمانوں کی کثیر تعداد مُجدِّدِ اعظم، اِمامِ اَہلسُنَّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لکھے ہوئے قرآنِ پاک کے صحیح ترجمہ ”ترجَمۂ کنزالایمان“ سے مُستفید ہو کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (یعنی صدرالشریعہ) کی ممنون ہے اور اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ یہ سلسلہ قِیامت تک جاری رہے گا۔ (تذکرہ صدرالشریعہ، ص:۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیثِ پاک میں ہے: **مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ**۔ یعنی جو شخص کسی نیکی پر رہنمائی کرے، تو اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا، جتنا کہ اس نیکی پر عمل کرنے والے کو۔ (صحیح مسلم، کتاب الإمارۃ، باب فضل اعانۃ الغازي... الخ، الحدیث ۱۸۹۳، ص ۱۰۵۰) مُفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ارشاد فرماتے ہیں: نیکی کرنے والا، کرانے والا، بتانے والا، مشورہ دینے والا سب ثواب کے مُستَحِق ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۱، ص ۱۹۴) اس حدیثِ پاک کی روشنی میں دیکھا جائے تو صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی مثال آپ نظر آئیں گے۔ کیونکہ انہیں نہ صرف بہارِ شریعت جیسی مقبولِ عام کتاب لکھنے کا ثواب بھی ملے گا بلکہ ساتھ ہی ساتھ تَرْجَمۂ کنزالایمان لکھنے لکھانے پر ثوابِ عظیم بھی ہاتھ آئے گا۔ بلکہ جب تک اس ترجمۂ قرآن سے فائدہ اُٹھایا جاتا رہے گا، اس کا ثواب بھی اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نامۂ اعمال میں درج کیا جاتا رہے گا۔ اس سے ہمیں بھی یہ مدنی پُھول ملتا ہے کہ اگر ہو سکے تو ہم بھی اس ختم ہونے والی زِندگی میں ایسا کوئی کام کر جائیں کہ جو مرنے کے بعد ہمارے کام آئے۔ یادرکھئے! یہ دُنیا دارُ الْعَمَل (یعنی عمل کرنے کی جگہ) اور آخرت

دارُالْجَزَاء (یعنی بدلہ ملنے کی جگہ) ہے، اس لئے سمجھداری کا تقاضا یہی ہے کہ دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری کی جائے تاکہ قبر و حشر کے امتحان میں کامیاب ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بطورِ انعام ملنے والی جنّت کی لازوال نعمتوں سے لُطف اَندوز ہو سکیں۔

حضرت سَیِّدُنا ابُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروِی ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جب آدمی مَر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ مُنْقَطع ہو جاتا ہے لیکن 3 عمل مُنْقَطع نہیں ہوتے، صَدَقہ جاریہ، عِلْمِ نافع اور نیک اَوْلاد جو اس کے لیے دُعا کرتی ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الوصیة، باب ما یلحق الانسان...الخ، الحدیث ۱۶۳۱، ص۸۸۶) حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یہ 3 چیزیں (ایسی ہیں) جن کا ثواب مرنے کے بعد خواہ مخواہ پہنچتا رہتا ہے، کوئی اِیْصالِ ثواب کرے یا نہ کرے۔ صَدَقہ جارِیہ سے مُراد اَوْقاف ہیں، جیسے مسجدیں، مَدرسے، وَقْف کیے ہوئے باغ جن سے لوگ نَفْع اُٹھاتے رہتے ہیں، ایسے ہی عِلْم سے مُراد دِینی تَصانیف، نیک شاگرد جن سے دِیْنی فیضان پہنچتے رہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج۱، ص۱۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی جیتے جی، اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ رِضائے اِلٰہی اور آخرت کا ثواب پانے، مسجد مدرسہ بنانے کے ساتھ ساتھ، خود بھی نیکی کے کاموں میں مشغول رہتے ہوئے اپنی اَوْلاد کو بھی سُنّتوں کی ترغیب دِلا کر نیک بنانا چاہیے تاکہ ہمارے مرنے کے بعد دُعائے مغْفرت اور ایصالِ ثواب کے ذَرِیعے ہماری اولاد ہمارے کام آئے۔

دُعائے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس باپ پر رحم فرمائے جو نیکی کرنے پر اپنے بیٹے کی مدد کرے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۱۰۱/۶) اَوْلاد کی ظاہری زَیب وزِیْنت، اچھی غِذا، اچھا لباس اور دیگر ضروریات کے ساتھ ساتھ ان کی اَخْلاقی ورُوحانی تربِیَت کے لئے بھی کمربستہ ہو جائیے نیز اپنی اَوْلاد کو نیک بنا کر ثوابِ جاریہ کا ذَرِیْعہ بنانے کے ساتھ ساتھ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اور مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کُتُب ورَسائل تقسیم کرنا بھی ہمیشہ ہمیشہ کا ثواب کَمانے اور آخرت میں کام آنے والی نیکی ہے، وہ اس طرح کہ اگراِن کُتُب ورَسائل کوپڑھ کرکوئی پابندی سے نماز پڑھنے والا، سُنَّتوں پر عمل کرنے والا، نیک اجتماعات میں شرکت کرنے والا، نیکی کی دعوت عام کرنے والا، بُرائی سے مَنْع کرنے والا بن گیاتوجب تک وہ یہ نیک اَعمال کرتارہے گاتوہمیں بھی اس کاثواب ملتارہے گا اور اس کے ذریعے جتنے بھی نیک بنتے جائیں گے ان سب کے اعمال کے مُطابق ہمیں ثواب ملتارہے گا۔

سُنَّتوں کی کروں خُوب خدمت　　ہر کسی کو دُوں نیکی کی دعوت

نیک میں بھی بنوں اِلتجا ہے　　یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش، ص۱۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گھر کا کام:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک اَعمال کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے رَوَیّے میں بھی تبدیلی لانی چاہیے۔ دوسروں کو گُھورنے، جِھڑکنے، بات بات پہ لڑنے جھگڑنے کی عادت نکال کر اپنے اَندر نَرمی، عاجزی و اِنکساری پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہمارے اَسْلاف عاجزی و اِنکساری میں اپنی مثال آپ ہوتے تھے۔ حضرت صَدرُ الشَّریعہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت بڑے عالِمِ دین اور فقیہ ہونے کے باوُجود بھی عاجزی وانکساری کے پیکر تھے، ان کی عاجزی اور سُنَّتوں سے مَحبَّت ہی تھی کہ اُستاذُ الاَساتِذہ (استادوں کے استاد یعنی بہت بڑے استاد) ہونے کے باوُجود انہیں گھر کا کام کاج کرنے میں کوئی عار(شرم) نہ تھی۔ گھر میں ترکاریاں چھیلتے، کاٹتے اور دوسرے کام بھی کر دیا کرتے تھے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّت پر عمل کرتے ہوئے گھر کے کام کاج سے کسی بھی قسم کا عار محسوس نہ فرماتے بلکہ سُنَّت پر عمل کرنے کی نِیَّت سے بَخُوشی سب

کام اَنْجام دیتے۔(سیرتِ صدر الشریعہ، ص۱۰۱) ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی بن پڑے اور کوئی عُذر نہ ہو تو گھر کا کام کاج بخوشی کرنے کی کوشش کیا کریں۔ گھر کا کام اپنے ہاتھوں سے کرنا یہ مُحْسنِ اِنْسانیّت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتِ مُبارَکہ بھی ہے۔ چُنانچہ

اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے سوال ہوا کہ کیا نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم گھر میں کام کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے نَعْلَینِ مُبارَک خُود گانٹھتے، کپڑوں میں پیوند لگاتے اور وہ سارے کام کیا کرتے تھے جو مرد اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔(مسند امام احمد، ۹/ ۵۱۹، حدیث: ۲۵۳۹۶) حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: حُضُورِ اَنْور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) اپنے گھر کے کسی کام میں تکلُّف نہیں کرتے تھے، بکری (کا دُودھ) دوھ لیتے، اپنے کپڑے دھو لیتے تھے، نَعْلَیْن شریف میں پیوند لگالیتے تھے۔ معلوم ہوا کہ گھر میں کام کرلینا صالحین کا طریقہ ہے کسی جائز کام میں تکلُّف نہیں (کرنا) چاہیئے۔(مرآۃ المناجیح:۸/ ۷۴)

اپنے کپڑے خود دھولینا خاک کے بستر پر سولینا

سادہ سادہ نیک طبیعت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

اے کاش! ہم پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَداؤں سے کچھ سیکھنے اور ان پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور گھر میں چاہت وخُلُوص بھرا ماحول قائم کرنے کی غرض سے حتَّی الاِمْکان اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کرنے کے علاوہ اَہْلِ خانہ کا ہاتھ بٹانے کی بھی کوشش کیا کریں۔ اس سے نہ صرف گھر والوں کے دل میں مَحَبَّت بڑھے گی بلکہ گھر میں اَپنائیت کا ماحول بنے گا۔ یاد رکھئے! چھوٹے چھوٹے کام بھی اپنے بچّوں کی اَمّی سے کروانے اور ہر وَقْت دوسروں پر حکم چلاتے رہنے سے نہ صرف گھر کا ماحول خراب ہوگا اور مسائل پیدا ہوں گے بلکہ گھر کے کام نہ کرنے اور اس سے کَتْرانے کو عُلماء نے تکبُّر کی علامات میں شُمار کیا ہے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ

رسالے ''تکبر'' کے صفحہ نمبر 34 پر ہے کہ اپنے گھر کے کام کاج کرنے ، بازار سے سودا سلف اُٹھا کر لانے کو کَسرِ شان (بے عزتی) سمجھنا بھی تکبُّر کی علامات میں سے ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، ج۱، ص۵۸۶) اس لیے اگر کسی میں ایسی عادت ہے تو براہِ کرم اس کے علاج کی کوشش کیجئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تکبُّر اور ہر قسم کی باطنی و ظاہری بیماریوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

گُناہوں کے اَمراض سے نِیم جاں ہوں	پئے مُرشِدی دے شِفا یاالٰہی
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صَدْقہ	گُناہوں سے ہر دَم بچایاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص:۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَدرُ الشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیاتِ مُبارکہ کے مُتَعَلِّق ہم نے سُنا کہ آپ شریعت پر عمل کرنے والے، گھر کے کام کاج میں حصّہ لینے والے، بہت بڑے عالِمِ دین تھے۔ آیئے !اب آپ کی وفات کا واقعہ سُنْتے ہیں۔ چُنانچہ خلیفہ صَدرِ شریعت، پیرِ طریقت حضرتِ علاّمہ مولٰینا حافظ قاری محمد مُصلِحُ الدّین صِدّیقی قادِری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے تھے: مُصنّفِ بہارِ شریعت حضرتِ صدرُ الشّریعۃ مولانا محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ مجھے مدینۃُ الاَوْلیا احمد آباد شریف (ھند) میں حضرت سَیِّدنا شاہ عالَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دربار میں حاضِری کی سَعادت حاصِل ہوئی، ان دونوں تختوں کے نیچے حاضر ہوئے (کہ جہاں مشہور ہے کہ دعائیں قبول ہوتی ہیں) اور اپنے اپنے دِل کی دُعائیں کر کے جب فارِغ ہوئے تو میں نے اپنے پیرو مرشِد حضرتِ صدرُ الشّریعہ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ ربِّ الْوَرٰی سے عرض کی: حُضور! آپ نے کیا دعا مانگی؟ فرمایا: 'ہر سال حج نصیب ہونے کی۔'' میں سمجھا حضرت کی دُعا کا مَنشاءیہی ہو گا کہ جب تک زِندہ رہوں حج کی سعادت ملے، لیکن یہ دُعا بھی خُوب

قبول ہوئی کہ اُسی سال حج کا قصد فرمایا۔ سفینۂ مدینہ میں سوار ہونے کیلئے اپنے وطن مدینۃُ العلماء گھوسی (ضِلع اعظم گڑھ ہند) سے بمبئی تشریف لائے۔ یہاں آپ کو نُمونیہ ہو گیا اور سفینے میں سوار ہونے سے قبل ہی ۱۳٦۷ھ کے ذیقعدۃُ الحرام کی دوسری شب 12 بجکر 26 مِنَٹ پر بمطابِق 6 ستمبر 1948 کو آپ وفات پا گئے۔

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ! صدر الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مانگی گئی دعا "ہر سال حج نصیب ہو" اس طرح مقبول ہوئی کہ سفر حج کے دوران ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہو گیا۔ حدیثِ پاک میں ہے جو شخص اپنے گھر سے حج یا عُمرہ کرنے کے لئے نکلے اور فوت ہو جائے، تو اسے قیامت تک حج و عمرہ کرنے والے کا اجر دیا جاتا رہے گا۔ (شعب الایمان للبیھقی، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرۃ، الحدیث ۴۱۰۰، ج۳، ص ۴۷۴)

مدینے کا مُسافر ہند سے پہنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی بھی نوبت نہ آئی تھی سفینے میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خُلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ مُفْتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیاتِ طیبہ کے مُتَعَلِّق بیان سُننے کی سَعادت حاصل کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پُوری زِندگی اِخْلاص ولِلّٰھِیَّت کی تصویر نظر آتی ہے۔ تمام عُمر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شَجرِ اسلام کی آبیاری کیلئے کوشاں رہے۔ دینِ اسلام کی سَربُلندی کے لیے نہ صِرف آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اَعْلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ترجمۂ قرآن لکھنے کی خواہش کی بلکہ اس خواہش کو عملی جامہ پہنا کر "تَرْجَمۂ کنزالایمان" کی صُورت میں بعد میں آنے والوں کو ایک خَزانہ عطا فرما دیا، اسی طرح "بہارِ شریعت" جیسی عظیم الشان کتاب کی تصنیف فرما کر مُسلمانوں کو اپنی زِندگی شَریعت کے مُطابِق گُزارنے کا سامان فَراہم فرمایا۔ اس

کے ساتھ ساتھ دُنیا بھر میں دینِ اسلام کی حِمایت ونُصرت اور اس کی تبلیغ کے لیے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے لائق فائق تلامذہ (شاگردوں) کی بھی ایک کثیر تعداد تیار کی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ صدرُالشَّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صَدْقے ہمیں بھی دِین کی سَربُلندی اور شریعت کے مُطابق زِندگی گُزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس کا تعارُف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! موجودہ دور میں عِلاج کے مُختلف طریقے ہونے کی وجہ سے طبیبوں کی پہچان کے لیے نام بھی الگ الگ رکھے گئے ہیں۔ چُنانچہ جب ڈاکٹرز کا نام لیا جاتا ہے تو اس سے عام طور پر ایلوپیتھک ڈاکٹرز مُراد ہوتے ہیں۔ یُونانی طِب والوں کو حکیم کہتے ہیں، جانوروں کے ڈاکٹرز کو ویٹرنری ڈاکٹر اور ڈاکٹرز کی ایک قسم ہومیوپیتھک ڈاکٹرز کہلاتی ہے۔ الغرض مَوجُودہ دَور کے طبیبوں کو دیکھا جائے تو ان کی اَکْثَرِیَّت فَرضِ عُلُوم یعنی بُنیادی ضروری دِیْنی عُلُوم سے ناواقف نظر آتی ہے۔ چُنانچہ تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں طبیبوں کے ہر طَبْقے کے لیے ایک الگ مجلس قائم کی گئی۔ ان تمام مَجالس کا بُنیادی مَقْصَد اس پیشے سے وابستہ لوگوں کے دلوں میں فَرضِ عُلُوم کی اَہمیّت اُجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ ان تک دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو پہنچانا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مَدَنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ" کے مُطابِق زِندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو

12مَدَنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی نیکی کے کاموں میں حصّہ لینے، نیکیاں کرنے گُناہوں سے بچنے، دوسروں کو بچانے اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لینا چاہیے۔ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ہفتہ وار ”مدنی مُذاکرہ“ بھی ہے۔ لوگوں میں عِلْم و حکمت کے مدنی پُھول لٹانا، ان کی تربیت کرنا اور علمِ دین سکھانا بُزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِیْن کا معمول رہا ہے۔ بُزرگانِ دین کی ایک تعداد ہے جو علمِ دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کو ہدایت کا سامان فراہم کرنے کیلئے وقتاً فوقتاً مختلف انداز سے علمِ دین سکھانے کی ترکیب کرتے ہیں، عُلمائے دِین اور اَولیائے کاملین کی صُحبت کا فَیض، ان کے بیان کی چاشنی اور ان کے کردار کی دِلکشی ہزاروں آدمیوں کے لیے راہِ ہدایت کا ذریعہ بنتی ہے۔ اسی وجہ سے حضرت سَیِّدُنا حکیم لقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے صاحبزادے کو وَصِیَّت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے جب تم کسی ایسے گروہ کو دیکھو کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرتے ہیں تو اِنہی کی صُحْبت اِخْتیار کرو، اس لیے کہ اگر تم عالِم بھی ہوئے تو تمہیں تمہارا علم مزید فائدہ دے گا اور اگر تم جاہل ہوئے تو وہ تمہیں علمِ دین سکھا دیں گے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں کی برسات ان پر برسے گی تو تمہیں بھی ان کی صُحْبت میں ہونے کی وجہ سے اس سے حصّہ ملے گا اور ایسی مجلس میں نہ بیٹھنا جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر نہ ہو، اس لیے اگر تم عالِم بھی ہوئے تو تمہیں تمہارا علم فائدہ نہیں دے گا اور اگر تم جاہل ہوئے تو ان کی صُحْبت تمہاری جہالت اور گمراہی کو مزید بڑھا دے گی۔ اگر ان پر غَضَبِ الٰہی ہوا تو ان کی مَعِیَّت (یعنی ان کے ساتھ رہنے) کی وجہ سے تُو بھی پھنس جائے گا۔ (روح البیان: ۱/۲۵۷) ایک اور مقام پر اپنے بیٹے کو وَصِیَّت کرتے ہوئے اِرْشاد فرمایا: عُلما کی مجلس کو لازِم پکڑ اور حکماء کا کلام غور سے سُنا کرو! کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُردہ دل کو حکمت کے نُور سے ایسے ہی زِنْدہ فرمادیتا ہے جیسے کہ زمین کو بارش کے قطروں سے زِندہ فرماتا ہے۔ (السراج المنیر: ۳/۱۸۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! رَئِیْسُ الْحُکَمَاء حضرت سَیِّدُنا حکیم لقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کیسے علم و حکمت بھرے مدنی پھول عطا فرمائے کہ عُلَماء کی صُحبت اختیار کرنی چاہیے، اسی میں فائدہ ہے۔ عالِم ہو تب بھی عُلَماء کی مجلس سے جُڑا رہے اور جاہل ہو تب تو اس پر لازِم ہے کہ وہ عُلَماء کی مَعِیَّت (یعنی ہمراہی) اختیار کرے۔ علم و حکمت بھری باتوں سے جہاں فکر و نظر کے دریچے روشن ہوتے ہیں، وہیں علمِ دین سیکھنے کا ثواب بھی ہاتھ آتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی اَسلاف کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے عام فہم اَنداز میں قرآن و حدیث کی روشنی میں نہ صِرف شَرعی سوالات کے جوابات ارشاد فرماتے ہیں، بلکہ بعض اوقات قیمتی طِبّی معلومات سے رُوشناس فرماتے، مُتعدَّد گُتھیوں کو سُلجھاتے (یعنی مشکلات کو حل فرماتے)، مختلف علمی مدنی پھولوں کے ذَریعے اسے اور مُنْفَرِد بناتے اور دیکھنے، سُننے والوں کے دِلوں میں خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰی کی شمع بھی فروزاں (روشن) فرماتے ہیں۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ہر کاوِش (کوشش) کا مقصد راہِ راست سے بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہ پر لانا اور انہیں سُنّتوں کا پابند بنانا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَلٰی اِحْسَانِہٖ بے شمار اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان مدنی مُذاکروں کے ذَریعے گُناہوں سے تائب ہو کر اِسلامی تعلیمات کو اَپنانے والے بن چکے ہیں۔ آیئے! آپ کی ذَوق اَفزائی کے لیے ایک مدنی بہار سُناتا ہوں۔

فیشن پرست کیسے سُدھرا!

لَیّہ شہر (صوبہ پنجاب، پاکستان) کے مُقیم ایک نوجوان کا بیان ہے کہ میں سُنّتوں سے دُور فیشن کے نشے میں مخمور تھا، نِت نئے تَراش خَراش والے کپڑے پہننا، فُضُولیات ولَغْویات میں اپنے قیمتی لمحات ضائع کرنا میرا معمول تھا۔ ذِکْرِ الٰہی سے یکسر غافل ہو چکا تھا، نیکیوں بھری زِندگی گُزارنے کا ذِہن کچھ یُوں

بنا کہ ایک بار ''مدنی مُذاکرہ'' سُننے کی سَعادت حصّے میں کیا آئی، میری زِندگی کا رُخ ہی بدل گیا۔ امیرِ اَہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے عام فہم اَنداز میں بیان کی جانے والی ڈھیروں ڈھیر مَعلُومات کا ''اَنمول خزانہ'' لُوٹنے کا سُنہری موقع ملا، خوفِ خدا اور عشقِ مُصطفٰے کی کِرنوں سے میرا تاریک دل روشن ہو گیا، سابقہ زِندگی پر نَدامت ہونے لگی، لہٰذا میں نے بقیہ زِندگی کو غنیمت جانتے ہوئے فیشن کی نحوست سے جان چُھڑائی اور سُنَّتوں پر عمل کرنے اور نمازوں کی پابندی کا عزمِ مُصَمَّم (پکاارادہ) کر لیا، جلد ہی سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجالیا، داڑھی شریف سے چہرہ پُرنُور کر لیا اور نیکیوں پر اِستقامت پانے کے لے دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول سے مُنسلک ہو گیا۔ نیکی کی دعوت کی دُھوم مچانے کے جذبے کے تحت ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر میرا معمول بن گیا۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر مبلّغِ دعوتِ اسلامی کی حیثیت سے سُنَّتوں کا پرچار کر رہا ہوں۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

14،15،16 اگست مدنی قافلے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کل 14 اگست ہے، اس دن کو اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضل و کرم سے ہمیں نعمتِ عظمٰی **''یعنی وطنِ عزیز ملکِ پاکستان''** نصیب ہوا، بد قسمتی سے آج اِس نعمت کا شکر کرنے کے بجائے نہ جانے کیسے کیسے گناہوں کے بازار گرم کر کے ناراضیٔ ربِّ غفار کا سامان کیا جاتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سلامت رکھے، امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کو، جنہوں نے قدم قدم پر اِس اُمّت کی خیر خواہی و رہنمائی فرمائی ہے، آپ اس موقع پر بھی عاشقانِ رسول کو گناہوں سے بچنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتے ہوئے نیکیوں میں گزارنے کا مدنی ذہن عطا فرماتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی ترغیب پر 14 اگست کو ملنے

والی نعمت کے شکرانے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کے لیے کل ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ! کثیر عاشقانِ رسول 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں گے، آپ بھی ہمّت کیجئے اور اپنے آپ کو مدنی قافلے میں سفر کے لیے پیش کیجئے۔

جشنِ آزادی میں شکرانے کے نفل پڑھیں اور شکرانے کے طور پر اللہ کی رضا کے لئے روزہ رکھیں،

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: جو بھی اسلام سے محبت کرتے ہیں، پاکستان سے محبت کرتے ہیں، اُن کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ دعوتِ اسلامی والوں کے ساتھ مدنی قافلے اور مدنی چینل پر وقت گزاریں، سحری کریں اور روزہ رکھیں۔

مزید فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے: بعض لوگ جشنِ آزادی منا کر اپنے لئے بربادی کا سامان کرتے ہیں: مثلاً ہوائی فائرنگ، میوزیکل پروگرامز کیے جاتے ہیں، قانون کی خلاف ورزی ہوتی ہے، زیادہ شراب پی جاتی ہے، بے ہُودہ ڈانس کیے جاتے ہیں۔

بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فَضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

آیئے بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب مُلاحظہ کیجیے:

❀... سُرین زمین پر رکھیں اور دونوں گھٹنوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لیں اور ایک ہاتھ سے دوسرے کو پکڑ لیں، اس طرح بیٹھنا سنت ہے (لیکن اس دوران گھٹنوں پر کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لینا بہتر ہے۔) (مرآۃ المناجیح، ج۶، ص۳۸۷ ملخصًا) ❀... چارزانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ثابت ہے۔ ❀... جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔ (سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل و الشمس، الحدیث ۴۸۲۱، ج۴، ص۳۳۸) ❀... قبلہ رخ ہو کر بیٹھیں۔ (رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص۲۲۹) ❀... اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مَوْلانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: پیر واستاذ کی نشست پر انکی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۲۴، ص۳۶۹/۴۲۴) ❀... جب کبھی اِجتماع یا مَجْلِس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ❀... جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔ (الجامع الصغیر، الحدیث ۵۵۴، ص۴۰) ❀... مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اور جو اسلامی بھائی مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: **سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ**" ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔ (سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، الحدیث ۴۸۵۷، ج۴، ص۳۴۷) ❀... جب کوئی عالم باعمل یا متقی شخص یا سیّد

صاحب یا والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔ حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی لکھتے ہیں: بزرگوں کی آمد پر یہ دونوں کام یعنی تعظیمی قیام اور استقبال جائز بلکہ سنتِ صحابہ ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۳۷۰، جملہ منقول از سنّتیں اور آداب، ص۹۹، بتغیر)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کُتُب بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) نیز 120 صَفَحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔ (101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

شبِ جمعہ کا دُرُود: (1) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (اَیضاً ص ٦٥)

(3) رحمت کے ستّر دروازے صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۲۷۷)

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت احمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۴۹)

(5) قُربِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیْع ص ۱۲۵)

(6) دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ معظم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱)

(1) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَاَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تعَالیٰ عَنْھُما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعَالیٰ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجْمَعُ الزَّوائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(2) ہر رات عبادت میں گزارنے کا آسان نسخہ

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تعَالیٰ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ (ابنِ عَساکِر ج ۱۹ ص ۱۵۵ حدیث ٤٤١٥)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

(یعنی خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے)